اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 927:

ماہِ رمضان میں نمازِ فجر جلد ادا کرنے کا حکم

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

ماہِ رمضان میں نمازِ فجر جلد ادا کرنے پر اعتراضات کی حقیقت:

ماہِ رمضان المبارک میں عموماً مساجد میں نمازِ فجر صبح صادق ہوتے ہی جلد ادا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جس پر بعض حضرات شبہات کا اظہار کرتے ہیں اور اس کو درست نہیں سمجھتے بلکہ اس کو احادیث کے بھی خلاف سمجھتے ہیں، حالاں کہ ان شبہات کی کوئی ٹھوس بنیاد نہیں، بلکہ یہ شریعت کی تعلیمات سے ناواقفیت پر مبنی ہیں۔اس لیے ذیل میں اس مسئلہ کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے، جس کی وجہ سے اس کے بارے میں پیدا ہونے والی غلط فہمیوں اور شبہات کا ازالہ ہوسکے گا ان شاء اللہ۔

رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں نمازِ فجر کا مستحب وقت:

احناف کے نزدیک ماہِ رمضان المبارک کے علاوہ دیگر مہینوں میں مردوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز اندھیرے کی بجائے روشنی میں ادا کریں، اس کی دلیل یہ حدیث شریف ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ‘‘. جس کا مطلب یہ ہے کہ ’’نمازِ فجر روشنی میں پڑھا کرو کیوں کہ اس کا اجر و ثواب زیادہ ہے۔‘‘

واضح رہے کہ حضور اقدس ﷺ، حضرات صحابہ کرام جیسے: حضرت علی، حضرت عمر، حضرت ابن مسعود، حضرت حسین، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہم، اور حضرات تابعین کرام جیسے: حضرت عمر بن عبد العزیز، حضرت ابراہیم نخعی، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت علقمہ اور دیگر جلیل القدر حضرات رحمہم اللہ سے یہی ثابت ہے کہ فجر کی نماز اندھیرے کی بجائے روشنی میں پڑھنا افضل ہے اور اس کا اجر بھی زیادہ ہے، حتیٰ کہ جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا جتنا اتفاق اس بات پر ہوا اس سے بڑھ کر کسی اور بات پر نہیں ہوا۔ ذیل میں روایات ملاحظہ فرمائیں:

- سنن الترمذی میں ہے:

١٥٤- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَسْفِرُوا بِالفَجْرِ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ

لِلْأَجْرِ». وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ. وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ. وَفِي البَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، وَجَابِرٍ، وَبِلَالٍ. حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَأَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالتَّابِعِينَ: الإِسْفَارَ بِصَلَاةِ الفَجْرِ، وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.

- **مصنف ابن ابی شیبہ:**

٣٢٦١- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلأَجْرِ».

٣٢٦٣- عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: يَا ابْنَ التَّيَّاحِ، أَسْفِرْ بِالْفَجْرِ.

٣٢٦٤- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

٣٢٦٥- عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُقَطَّعِ قَالَ: رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَسْفَرَ بِالْفَجْرِ جِدًّا.

٣٢٦٦- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ بِغَلَسٍ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَسْفِرُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّهُ أَفْقَهُ لَكُمْ.

٣٢٦٧- حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ رَضِيِّ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَبِيعُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُولُ لَهُ- وَكَانَ مُؤَذِّنُهُ-: يَا أَبَا عَقِيلٍ، نَوِّرْ، نَوِّرْ.

٣٢٦٨- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

٣٢٦٩- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُسْفِرُ بِالْفَجْرِ.

٣٢٧٠- عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يُسْفِرُونَ بِالْفَجْرِ.

٣٢٧١- عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

٣٢٧٢- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّكُمْ كُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ كَانَ أَعْظَمَ لِلأَجْرِ».

٣٢٧٣- حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يَنْصَرِفُوا مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَأَحَدُهُمْ يَرَى مَوْضِعَ نَبْلِهِ.

٣٢٧٤- حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ:

سَافَرْت مَعَ عَلْقَمَةَ، فَكَانَ يُنَوِّرُ بِالصُّبْحِ.

٣٢٧٥- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا أَجْمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مَا أَجْمَعُوا عَلَى التَّنْوِيرِ بِالْفَجْرِ.

نمازِ فجر کو روشنی میں ادا کرنے کا مطلب:

نمازِ فجر کو روشنی میں ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے وقت میں نمازِ فجر ادا کی جائے کہ جب روشنی خوب پھیل جائے اور سورج طلوع ہونے تک اس قدر وقت باقی ہو کہ مسنون قرأت کے ساتھ سنت کے مطابق نماز ادا کرنے کے بعد بھی اتنا وقت باقی رہے کہ اگر کسی وجہ سے فجر کی نماز فاسد ہو جائے تو سنت کے مطابق مسنون قرأت کے ساتھ وہ نماز دوبارہ ادا کی جا سکے اور اس کے بعد بھی مسبوق افراد اپنی بقیہ نماز پوری کر سکیں۔ بعض اہل علم حضرات کے تجربے کے مطابق سورج طلوع ہونے سے تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے فجر کی نماز ادا کرنے سے اس پر بخوبی عمل کیا جا سکتا ہے۔

نمازِ فجر میں مسنون قرأت کی مقدار:

واضح رہے کہ نمازِ فجر میں مسنون قرأت سے مراد یہ ہے کہ طوال مفصل یعنی سورۃ الحجرات سے لے کر سورۃ البروج تک کی سورتوں میں سے دونوں رکعتوں میں تقریباً چالیس تا ساٹھ آیات تلاوت کی جا سکیں۔

(ردالمحتار)

مسئلہ:

یہ بھی واضح رہے کہ حج کے موقع پر مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں ادا کرنا افضل ہے۔

(ردالمحتار، علم الفقہ)

ماہِ رمضان میں فجر کی نماز جلد ادا کرنے کا حکم:

عام حالات میں تو فجر کی نماز میں افضل یہی ہے کہ وہ روشنی میں ادا کی جائے جس کی تفصیل بیان ہو چکی، اس میں ایک بڑی حکمت یہ ہے کہ نمازِ فجر تاخیر سے ادا ہونے کی صورت میں لوگ کثرت سے جماعت میں شریک ہو سکیں گے کیوں کہ اگر وقت داخل ہوتے ہی اندھیرے میں نماز ادا کی جائے تو قوی اندیشہ ہے کہ بہت سے لوگوں کی جماعت رہ جائے، حالاں کہ شریعت میں تکثیرِ جماعت یعنی جماعت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی شرکت بھی مطلوب ہے، جیسا کہ احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ لیکن جس صورت میں نمازِ فجر کا وقت داخل ہونے کے بعد اندھیرے میں یعنی ذرا جلدی نماز ادا کرنے کی صورت میں جماعت میں زیادہ سے زیادہ افراد کی شرکت ہو جاتی ہو اور اس کے مقابلے میں روشنی میں نماز ادا کرنے کی وجہ سے بہت سے لوگوں کی جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے وقت داخل ہو جانے کے بعد مناسب وقفہ کر کے اندھیرے ہی میں یعنی ذرا جلدی نمازِ فجر ادا کرنا افضل اور شریعت کا تقاضا ہے۔

مذکورہ تفصیل کی رو سے چوں کہ ماہِ رمضان میں لوگ سحری کے لیے نیند سے بیدار ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے نمازِ فجر کا وقت داخل ہونے کے وقت بھی وہ جاگ رہے ہوتے ہیں، ایسے میں اگر نمازِ فجر وقت داخل ہوتے ہی مناسب وقفے کے بعد جلد ادا کرنے کی کوشش کی جائے تو فجر کی جماعت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی شرکت ہو سکے گی جو کہ شریعت میں مطلوب ہے، اس لیے اس پر اعتراض کرنا یا اس کو شریعت کے خلاف سمجھنا درست نہیں۔

مزید یہ کہ بعض روایات سے اس بات کی تائید بھی ہوتی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ماہِ رمضان میں نمازِ فجر وقت داخل ہو جانے کے بعد جلد ادا فرماتے تھے، چنانچہ ”صحیح البخاری“ میں ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں سحری کرنے کے بعد تیزی کے ساتھ مسجد پہنچنے کی کوشش کرتا تاکہ مجھے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ نمازِ فجر نصیب ہو سکے۔

- صحیح بخاری میں ہے:

٥٧٧- عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةٌ بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

اس حدیث کی تشریح میں امام العصر محدث جلیل مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا یہ اندھیرے میں جلد نماز ادا کرنا ماہِ رمضان کے ساتھ خاص تھا، اور جب لوگ جمع ہو جاتے ہوں تو ایسی صورت میں ہمارے نزدیک یہی مناسب ہے کہ اندھیرے میں جلد نماز ادا کی جائے، اور دار العلوم دیوبند میں حضرات اکابر کے زمانے سے اسی پر عمل چلا آرہا ہے۔

- فیض الباری شرح صحیح البخاری للامام الکشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ:

٥٧٧- قوله: (كنت أَتَسحَّرُ في أهلي، ثُمَّ يكونُ سُرْعَةٌ بي أَنْ أُدْرِكَ صلاةَ الفجرِ مَعَ رَسولِ الله ﷺ) ولعل هذا التَّغْلِيس كان في رمضان خاصة، وهكذا ينبغي عندنا إذا اجتمعَ النَّاس، وعليه العمل في دار العلوم بديوبند من عهد الأكابر. (باب وَقْتِ الفَجْر)

عورتوں کے لیے نمازِ فجر کا مستحب وقت:

عورتوں کے لیے ہمیشہ اندھیرے ہی میں فجر کی نماز پڑھنا مستحب ہے، یعنی جیسے فجر کا وقت داخل ہو جائے تو عورتوں کو چاہیے کے فجر کی نماز ادا کر لیں، روشنی پھیلنے کا انتظار نہ کریں، کیوں کہ یہی ان کے لیے زیادہ ستر کا باعث ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، علم الفقہ)

تفصیلی عبارات

- الدر المختار میں ہے:

(وَقْتُ) صَلَاةِ (الْفَجْرِ) ..... (مِنْ) أَوَّلِ (طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي) وَهُوَ الْبَيَاضُ الْمُنْتَشِرُ الْمُسْتَطِيرُ لَا الْمُسْتَطِيلُ (إلَى) قُبَيْلِ (طُلُوعِ ذُكَاءَ) بِالضَّمِّ غَيْرُ مُنْصَرِفٍ: اسْمُ الشَّمْسِ.

- ردالمحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: مِنْ أَوَّلِ طُلُوعِ إلَخْ) زَادَ لَفْظَ «أَوَّلِ»؛ اخْتِيَارًا لِمَا دَلَّ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ كَمَا قَدَّمْنَاهُ. (قَوْلُهُ: وَهُوَ الْبَيَاضُ إلَخْ)؛ لِحَدِيثِ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ: «لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلَكِن الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ». فَالْمُعْتَبَرُ الْفَجْرُ الصَّادِقُ وَهُوَ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الْأُفُقِ: أَيِ الَّذِي يَنْتَشِرُ ضَوْءُهُ فِي أَطْرَافِ السَّمَاءِ لَا الْكَاذِبُ وَهُوَ الْمُسْتَطِيلُ الَّذِي يَبْدُو طَوِيلًا فِي السَّمَاءِ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ أَيْ الذِّئْبِ ثُمَّ يَعْقُبُهُ ظُلْمَةٌ.

[فَائِدَةٌ] ذَكَرَ الْعَلَّامَةُ الْمَرْحُومُ الشَّيْخُ خَلِيلٌ الْكَامِلِيُّ فِي حَاشِيَتِهِ عَلَى «رِسَالَةِ الأسطرلاب» لِشَيْخِ مَشَايِخِنَا الْعَلَّامَةِ الْمُحَقِّقِ عَلِيٍّ أَفَنْدِي الدَّاغِسْتَانِيِّ: أَنَّ التَّفَاوُتَ بَيْنَ الْفَجْرَيْنِ وَكَذَا بَيْنَ الشَّفَقَيْنِ الْأَحْمَرِ وَالْأَبْيَضِ إنَّمَا هُوَ بِثَلَاثِ دُرَجٍ. اهـ (قَوْلُهُ: إلَى قُبَيْلِ) كَذَا أَقْحَمَهُ فِي «النَّهْرِ»، وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ مَبْنِيٌّ عَلَى دُخُولِ الْغَايَةِ، لَكِنَّ التَّحْقِيقَ عَدَمُهُ لِكَوْنِهَا غَايَةَ مَدٍّ كَمَا سَبَقَ فَلَا حَاجَةَ إلَى ذَلِكَ. اهـ. إسْمَاعِيلُ. (قَوْلُهُ: بِالضَّمِّ) أَيْ وَبِالْمَدِّ كَمَا فِي «الْقَامُوسِ» ح.

(كتاب الصلاة)

- الدرالمختار میں ہے:

(وَالْمُسْتَحَبُّ) لِلرَّجُلِ (الِابْتِدَاءُ) فِي الْفَجْرِ (بِإِسْفَارٍ وَالْخَتْمُ بِهِ) هُوَ الْمُخْتَارُ بِحَيْثُ يُرَتِّلُ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ يُعِيدُهُ بِطَهَارَةٍ لَوْ فَسَدَ. وَقِيلَ: يُؤَخِّرُ جِدًّا؛ لِأَنَّ الْفَسَادَ مَوْهُومٌ: (إلَّا لِحَاجٍّ بِمُزْدَلِفَةَ) فَالتَّغْلِيسُ أَفْضَلُ كَمَرْأَةٍ مُطْلَقًا، وَفِي غَيْرِ الْفَجْرِ الْأَفْضَلُ لَهَا انْتِظَارُ فَرَاغِ الْجَمَاعَةِ.

- ردالمحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: لِلرَّجُلِ) يَأْتِي مُحْتَرَزُهُ. (قَوْلُهُ: فِي الْفَجْرِ) أَيْ صَلَاةِ الْفَرْضِ، وَفِي صَلَاةِ السُّنَّةِ قَوْلَانِ كَمَا يَأْتِي لِلشَّارِحِ ط. (قَوْلُهُ: بِإِسْفَارِهِ) أَيْ فِي وَقْتِ ظُهُورِ النُّورِ وَانْكِشَافِ الظُّلْمَةِ، سُمِّيَ بِهِ؛ لِأَنَّهُ يُسْفِرُ: أَيْ يَكْشِفُ عَنِ الْأَشْيَاءِ خِلَافًا لِلْأَئِمَّةِ الثَّلَاثَةِ؛ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ. وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ: مَا اجْتَمَعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مَا اجْتَمَعُوا عَلَى التَّنْوِيرِ بِالْفَجْرِ. وَتَمَامُهُ فِي «شَرْحِ

الْمُنْيَةِ» وَغَيْرِهَا. (قَوْلُهُ: أَرْبَعِينَ آيَةً) أَيْ إلَى سِتِّينَ. (قَوْلُهُ: ثُمَّ يُعِيدُهُ بِطَهَارَةٍ) أَيْ يُعِيدُ الْفَجْرَ: أَيْ صَلَاتَهُ مَعَ تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ الْمَذْكُورَةِ، وَيُعِيدُ الطَّهَارَةَ لَوْ فَسَدَ بِفَسَادِهَا أَوْ ظَهَرَ فَسَادُهُ بِعَدَمِهَا نَاسِيًا. وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْإِسْفَارَ أَنْ يُمْكِنَهُ إعَادَةُ الطَّهَارَةِ وَلَوْ مِنْ حَدَثٍ أَكْبَرَ كَمَا فِي «النَّهْرِ» وَ«الْقُهُسْتَانِيِّ»، وَإِعَادَةُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَالَةِ الْأُولَى قَبْلَ الشَّمْسِ. (قَوْلُهُ: وَقِيلَ: يُؤَخِّرُ جِدًّا) قَالَ فِي «الْبَحْرِ»: وَهُوَ ظَاهِرُ إطْلَاقِ الْكِتَابِ أَيِ الْكَنْزِ، لَكِنْ لَا يُؤَخِّرُهَا بِحَيْثُ يَقَعُ الشَّكُّ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ اهـ لَكِنْ فِي «الْقُهُسْتَانِيِّ»: الْأَصَحُّ الْأَوَّلُ ح. (قَوْلُهُ: مُطْلَقًا) أَيْ وَلَوْ فِي غَيْرِ مُزْدَلِفَةَ؛ لِبِنَاءِ حَالِهِنَّ عَلَى السَّتْرِ وَهُوَ فِي الظَّلَامِ أَتَمُّ. (كتاب الصلاة)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

27 شعبان 1443ھ/31 مارچ 2022

03362579499